Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ - نمبر ۱۹۹
یومِ دفاعِ پاکستان نمبر
جمعرات

۲۵ صفر ۱۴۱۲ھ
۵ تبوک ۱۳۷۰ ہش
۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

دُعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ پاکستان کو ناقابلِ تسخیر بنا دیں

جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے موقع پر

سیّدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کا ارشاد

"مَیں پاکستان کے تمام احمدیوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے حکومتِ پاکستان سے ہر طرح تعاون کریں اور استحکامِ پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانیاں بشاشت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے حُبّ الوطنی کا ثبوت دیں اور اپنے ربِّ رحیم سے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔ دُعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابلِ تسخیر بنا دیں......"

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۵ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۵ ستمبر ۱۹۹۱ء

آزادی ـــ اور ـــ اس کا دفاع

غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر آزادی حاصل کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں خون اور پسینے کے دریاؤں میں گذرنا پڑتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں قربانی کرنی پڑتی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بہت سی زندگیاں قربان کرنی پڑتی ہیں۔ ہم پاکستانیوں کو تو اس کا بھرپور تجربہ ہے۔ کس طرح ہندو اور انگریز سے لڑ کر آزادی حاصل کی اور اس کے لئے کتنی قربانی پیش کرنی پڑی۔ لیکن آزادی حاصل کرنے کے بعد پتہ چلا کہ آزادی کا قائم رکھنا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ اور ہمیں یہ مشکل خاص طور پر اس لئے پیش آئی کہ سب طاقتیں ہمارے ملک کو وجود میں آنے ہی نہیں دینا چاہتی تھیں۔ اور وجود میں آنے سے روکا نہ جا سکا تو یہ سوچ لیا کہ چند دنوں کا مہمان ہے۔

چھ ستمبر کا دن جسے دفاع پاکستان کا دن کہا جاتا ہے دراصل آزادی کو قائم رکھنے کا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب ہماری آزادی پر شبخون مارا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں دفاع کی توفیق دی۔

دفاع کی ضرورت ایک اور موقع پر بھی پیش آتی ہے یا یوں کہئے ایک اور موقع بھی ایسا آتا ہے جب آزادی کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا:۔

> "پاکستان کے آزاد ہو جانے سے تم آزاد نہیں ہو جاتے کیونکہ جو ملک صنعتی طور پر دست نگر ہو وہ پورا آزاد نہیں کہلا سکتا اپنے آپ کو آزاد کرنے کے لئے، اپنے ملک کو آزاد بنانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ اگر صنعتی اشیاء کے لئے ہم دوسرے ممالک کے محتاج رہے تو ہمیشہ یہ شکوہ رہے گا کہ فلاں ملک ہماری روئی نہیں لیتا۔ ہمارا زمیندار مر رہا ہے۔ وہ ہمیں فوجی سامان نہیں دیتا جس کی وجہ سے ہماری فوج غیر مسلح ہے۔ یہ آزادی محدود آزادی ہے آزادی اس چیز کا نام ہے کہ ہمارا ملک دوسرے ممالک کو چیلنج کر سکے کہ تم ہمارا مقاطعہ کرتے ہو تو کر دو۔ ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ توپیں یہاں بن رہی ہوں۔ ہوائی جہاز یہاں بن رہے ہوں، ریلوے کے انجن یہاں بن رہے ہوں۔ ٹریکٹر، لاریاں، موٹر اور دوسری چیزیں یہاں تیار کی جا رہی ہوں"

یہ ہے اصل آزادی۔ جس کا حصول بھی باقی ہے اور جس کا قیام بھی ہمارے ذمہ ہے۔

دیکھا بھی ہے بفضلِ خدا اور سنا بھی ہے
جلسہ کی بات بات کی اپنی ہے ایک شان
لیکن ہے ایک بات سبھی کی زبان پر
سالارِ کارواں کی ہے تقریر اس کی جان

ـــ ابو الاقبال

جمالِ خونِ شہیداں

چراغِ عزم دلوں میں جلا دیئے ہم نے
قرینے راہبری کے سکھا دیئے ہم نے

بچھا کے امن کی شبنم بڑی محبت سے
زمیں کے سارے شرارے بجھا دیئے ہم نے

کسی مسیحا کے بس میں نہیں ہے جن کا علاج
عدو کے دل پہ وہ چرکے لگا دیئے ہم نے

ہمارا نام ستمبر کی جنگ سے پوچھو
شجاعتوں کے نظارے دکھا دیئے ہم نے

غنیم نشّہ میں طاقت کے مست تھا لیکن
وغا میں ہوش ٹھکانے لگا دیئے ہم نے

لگا کے ضربِ خداداد "اسمِ احمدؐ" کی
غرور و ناز کے پربت گرا دیئے ہم نے

جنہیں ہوائے رعونت اڑائے پھرتی تھی
قدم قدم پہ وہی سر جھکا دیئے ہم نے

بساطِ جنگ پہ رہتے ہیں سر بکف ہر دم
بڑھے تو خون کے دریا بہا دیئے ہم نے

ازل کے دن سے ہی پابند ہیں شہادت کے
حیات و موت کے جھگڑے چکا دیئے ہم نے

جمالِ خونِ شہیداں سے بارہا ثاقب
نہ جانے کتنے چمن جگمگا دیئے ہم نے

ثاقب زیروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا دوست محمد شاہد

پاکستانی احمدی اور دفاعِ پاکستان کا مقدّس فریضہ

جنرل اختر حسین ملک اور جنرل عبدالعلی ملک کا بے مثال کارنامۂ شجاعت

پاکستان - دوسری مادی دنیا کے لئے تو شاید چند شہروں، قصبوں، دریاؤں، پہاڑوں کھیتوں یونیورسٹیوں اور ملک و قوم کے ملی و قومی اداروں کا نام ہے - جہاں چند کروڑ انسان آباد ہیں - مگر ایک احمدی کے نزدیک وہ ایک موعود "پاک زمین" ہے جو خدائی وعدوں اور بشارتوں کے مطابق معرضِ وجود میں آیا ہے اور جلد یا بدیر اُسے عالمی پاکستان کی حیثیت سے آسمان شہرت پر چمکنا ہے -- یہی وجہ ہے کہ حضرت فضلِ عمر نے قیام پاکستان کے آغاز ہی میں پاکستانی احمدیوں پر واضح فرمایا کہ:

"ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی - پہلا زمانہ گیا اور وہ زمانہ آگیا جس کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث صادق آتی ہے (-) جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کے بچاؤ کے لئے مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے ... اگر قرآن نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے اور اگر احمدیت بھی سچی ہے تو لازماً اپنے ملک کی عزت کی حفاظت کے لئے اس وقت جو موقعہ پیدا ہوا ہے - اس میں حصہ لینا پڑے گا (-) ہم نہیں جانتے کہ (-) آئندہ ترقی کے لئے زیادہ قربانیاں ہم کو ہندوستان میں دینی ہونگی یا افریقہ میں لیکن فرض کرو افریقہ میں پیش آتی ہیں تو وہاں کے احمدی ہمارا نمونہ دیکھیں گے اگر ہم اس وقت اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے تو ہم ان سے کہہ سکیں گے (-) کہ ہماری دنیوی حکومت ہو یا ہمارے ملک اور ہماری قوم پر جب حملہ ہوا تو ہم نے اس کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو قربان کر دیا - یہ نمونہ ہے جس سے وہ سبق سیکھیں گے اور اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے آگے بڑھیں گے"

تقریر بر موقعہ مشاورت مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۰ء رپورٹ ص ۹ تا ص ۲)

ملک کے اس فدائی کے یہ الفاظ ہر پاکستانی احمدی کے دل و دماغ پہ نقش ہیں اور تا ابد نقش رہیں گے جس کا ایک واضح عملی ثبوت ستمبر ۱۹۶۵ء کا معرکہ پاک وہند ہے جس میں احمدیت کے کئی فرزندوں مثلاً میجر منیر احمد، میجر قاضی بشیر سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیرالدین اور دوسرے کئی احمدیوں نے جان قربان کر دی اور اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کر کے حریت و شجاعت کے ایک نئے باب کا اضافہ کیا اسی طرح حسینی والا سیکٹر کے کمانڈر بریگیڈیئر ممتاز کا نام فدائیت اور بہادری کی دنیا میں ہمیشہ یادگار رہے گا اور ان کے علاوہ فاتح جوڑیاں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور چونڈہ کے ہیرو لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک (جنہیں سابق صدرِ پاکستان محمد ایوب خان نے ملک کا عظیم اعزاز ہلالِ جرأت دیا) کے بے مثال اور عہد آفرین کارنامۂ شجاعت پر تو اپنے ہی نہیں بیگانے بھی عش عش کر اٹھے اور اُن کی مجاہدانہ خدمات پر زبردست خراجِ تحسین پیش کیا اور اسی کا مختصر تذکرہ اس مضمون میں مقصود ہے -

مجلس علماءِ پاکستان

مجلس علماءِ پاکستان کے داعی "حضرت الحاج مولانا عرفان رُشدی نے "معرکہ حق و باطل ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء و غزوۃ الھند" کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی جس کے صفحہ ۷۳، ۷۶، پر مندرجہ ذیل دو نظمیں خاص طور پہ شائع کیں

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک

(چونڈہ کا محاذ جنگ ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء) ے

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی
تھا صفوں میں مثلِ طوفانِ رواں عبدالعلی
ہند کا وہ آتشیں طوفاں، مقابل اسکے وہ عزم و ثبات
ٹینک یوں گرتے تھے دشمن کے جیسے خشک پات
بسکہ میداں چھوڑ بھاگا، بھارتی بزدل عدو!
شیر سے گیدڑ کو کیا نسبت، جو ہوتا دو بدو

ص ۷۳

میجر جنرل اختر ملک

(۸ ستمبر ۱۹۶۵ء)

جوش و قوت کا تھا اک سیلِ رواں اختر ملک
چھمب کا فاتح، وطن کا پاسباں اختر ملک
بھارتی یلغار سے وہ برسرِ پیکار تھا
عزم و استقلال کا گویا وہ اک شہکار تھا
غازیِ میداں، چونڈہ کو لیا جس نے بچا
ان بھگوڑے دشمنوں پہ بن کے بجلی وہ گرا
برسرِ میداں رہی زیرِ کماں بڑی سپاہ
ہر قدم ہے اس کی پامردی، شجاعت کا گواہ

(ص ۷۶)

مدیر "چٹان" کی نظمیں

ملک کے ان ہر دو جیالوں کی بہادری کے متعلق آغا عبدالکریم شورش مدیر "چٹان" نے رسالہ کے ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کے شمارہ میں "الجہاد، الجہاد، الجہاد" اور "بڑھے چلو" کے عنوان سے دو ولولہ انگیز نظمیں زیبِ اشاعت کیں پہلی نظم کے چند رزمیہ اشعار ملاحظہ ہوں

ے ہر اک محاذِ جنگ پہ ان کو پچھاڑ دو
ہندوستاں کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو
واہگہ کی سرزمیں سے حریفوں کی ٹولیاں
اختر ملک کی زیرِ قیادت پچھاڑ دو
مولیٰ علیؓ کی تیغ اٹھانے کا وقت ہے
سینے بتانِ لال بہادر کے پھاڑ دو

دوسری نظم کے بعض منتخب اشعار درج ذیل ہیں ے

میدانِ کارزار پہ چھاتے ہوئے چلو
جوشِ وغا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو
دہلی کی سرزمیں نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
گنگا کی وادیوں کو بتا دو کہ ہم ہیں کون
جمنا پہ ذوالفقار چلاتے ہوئے چلو
بے روک بے دریغ قضا کے لباس میں
طوفانِ برق و بار اٹھاتے ہوئے چلو
ہر ایک سومنات کی تعمیر توڑ دو
ہر ایک بتکدے کو گراتے ہوئے چلو

(رسالہ چٹان ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء ص ۱)

چیف جسٹس آزاد کشمیر کا حقیقت افروز بیان

آزاد کشمیر حکومت کے سابق چیف جسٹس جناب محمد یوسف صاحب صراف ایک بلند پایہ قانون دان ہونے کے علاوہ مورخِ کشمیر بھی ہیں آپ نے اپنے بعض مضامین میں فاتح چھمب جوڑیاں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کی قیادت میں پاکستانی فوج کی حیرت انگیز کامیابی کا ذکر فرمایا ہے چنانچہ محمد یوسف صاحب صراف اپنے مقالہ "گوریلا جانباز مقبوضہ کشمیر میں گئے" میں لکھتے ہیں :-

"یکم ستمبر میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں ہمارے نمبر بارہ انفنٹری ڈویژن نے چھمب پر برق رفتار حملہ کیا - حملہ میں ٹینک آگے تھے - درمیانی توپوں سے گولہ باری کی - توپ خانے کے جوانوں نے کئی گولوں پر "اللہ اکبر" لکھا اور فائر کیا تھا - میجر چشتی نے پدھار سے چوبیس میڈیم توپوں سے گولہ باری شروع کی - ہر گولے کا وزن ایک سو پاؤنڈ تھا - دشمن پر بیک وقت تیس من گولے پھٹتے تھے - انڈین ایئر فورس نے ایک توپ کو تباہ کیا اور تین جانوں کو شہید اور زخمی کیا - چھمب کو اس دن چند گھنٹوں میں فتح کر لیا گیا -

چار پانچ گھنٹوں کے اندر اندر بھارت کی چھوٹی بڑی پوزیشنوں پر اور قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا گیا - دیوا دو بجے تک قبضے میں آگیا - حملہ ۱۰۲ انفنٹری بریگیڈ اور ۴ آزاد کشمیر بریگیڈ نے کیا تھا - آزاد کشمیر کی نمبر ۱۹ بٹالین نے دشمن کو شکست فاش دی - اس بریگیڈ کے کمانڈر بریگیڈیئر عبدالحمید خان نے اپنے جوانوں سے کہا کہ پیشقدمی جاری رکھیں - اسی روز سکھ رجمنٹ کے ۵۲ جوان پکڑے گئے یہ سب ایک نالے میں دُبکے بیٹھے تھے پاکستان آرمی کے لیفٹیننٹ کرنل بابر ہیلی کاپٹر میں اُڑ رہے تھے انہوں نے ان سکھوں کو وہاں بیٹھے دیکھا تو ہیلی کاپٹر وہاں اُتار دیا اور تمام سکھوں کو جنگی قیدی بنا لیا - بھارت کے جنرل بی کول نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ان سکھ جوانوں کے افسر انہیں بے یار و مددگار چھوڑ کر گاڑیوں میں بھاگ گئے تھے۔

(ماہنامہ حکایت ستمبر ۱۹۷۹ء بحوالہ "لاہور" ۱۳ ستمبر ۱۹۷۹ء)

حضرت فضلِ عمر کا پاکستانی احمدی نوجوانوں سے خطاب

آخر میں مَیں حضرت فضلِ عمر

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

چھمب و جوڑیاں کے محاذ پر

اگر میں آپ کو یہ بتاؤں کہ میں چھمب و جوڑیاں کے محاذ سے ہو کر آیا ہوں تو آپ فوراً مجھ سے یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ تم نے وہاں کیا دیکھا۔ دیکھنے کو تو وہاں بہت کچھ ہے اور غالباً بہت سے لوگ وہاں کچھ دیکھنے ہی جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں وہاں کچھ دیکھنے نہیں گیا تھا میں اپنے ان فوجی بھائیوں سے ملنے گیا تھا جنہوں نے جان کی بازی لگا کر پاکستان کو فاتح کا لقب عطا کر دیا ہے میں ان کے چہروں کی دمک اور آنکھوں کی چمک دیکھنے گیا تھا میں ان کے منہ سے یہ بات سننے گیا تھا۔ ہم نے دشمن کو سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگتے دیکھا ہے اور جب میں نے ایک فوجی سپاہی سے واقعی یہ الفاظ سنے تو میں نے محسوس کیا کہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے دشمن، کمینہ اور بزدل دشمن، سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگتا جا رہا ہے۔ مجھے اس کی پیٹھ پر گولیاں لگتی دکھائی دیں اور میری چشم تصور نے دیکھا کہ وہ لڑکھڑا کر گر رہا ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ میں خوش ہوں کہ میں اس محاذ کو دیکھ آیا ہوں۔ اب ساری عمر میری آنکھوں کے آگے دشمن بھاگتا ہی رہے گا۔ اب میں ساری عمر یہ محسوس کرتا رہوں گا کہ میرے فوجی بھائی خود فتح و ظفر کے نعرے لگاتے بڑھتے چلے جا رہے ہیں میں یہی احساس وہاں سے لینے گیا تھا اس احساس کی مجھے تلاش تھی اور خدا کا شکر ہے کہ مجھے یہ احساس مل گیا۔ ذرا اندازہ تو لگائیے جب محمد صدیق نے مناور کی شاہی مسجد کے پاس ایک بھارتی مورچے میں کھڑے ہو کر ہماری توجہ کو اس طرف مبذول کیا اور کہا دیکھیے اس مورچہ پر میں کتنا محفوظ ہوں۔ مورچہ اونچی جگہ پہ ہے اردگرد گھاس ہے اور میرے سامنے کھلا میدان ہے اس مورچے میں ہندوستانی فوج تھی اور اس سامنے والے میدان میں پاکستانی فوج۔ اس مورچے میں مجھے ایک ہتھیار دے دیجئے میں سامنے کھڑی فوج میں سے کسی کو پھٹکنے تک نہ دوں گا۔ لیکن یقین جانیئے کہ ان مورچوں سے بھارتی اس طرح بھاگے جس طرح گدھے کے سر سے سینگ، جونہی پاکستانی فوج نے آگے بڑھنا شروع کیا یہ مورچے خالی ہو گئے۔ جب محمد صدیق یہ الفاظ کہہ رہا تھا اس کی آنکھوں میں ایک مقدس چمک تھی اور اس کے چہرے پر ایک نہ مٹنے والی دمک۔ چھمب کے علاقے سے آگے بڑھے تو ایک صوبیدار صاحب نے نہایت گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا۔ جب ہم نے انہیں بتایا کہ ہم صحافی ہیں تو وہ کہنے لگے آپ اپنے اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ ہر پاکستانی تک میرے ان نوجوانوں کی آنکھوں کی چمک پہنچا دیجئے وہ خود ہی سمجھ جائیں گے کہ ان کی فوج نے کس طرح فتوحات حاصل کی ہیں یہ لوگ ہشاش بشاش ہیں۔ انہوں نے نہ کھانے کی پرواہ کی۔ نہ تھکان کی۔ خدا کی قسم بعض اوقات مجھے ان کو آرڈر دیتے ہوئے شرم آ جاتی تھی۔ لیکن ان جوانوں نے ایک دفعہ بھی نہ کہا کہ ہم تھک گئے ہیں یہ صوبیدار صاحب مزید فتوحات کے اتنے متمنی تھے کہ وہ بار بار اکھنور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہمیں تو وہاں جانا ہے یہاں سے پیچھے جانے کے لئے ہمیں کوئی نہ کہے۔ ہم تو آگے ہی جانا چاہتے ہیں۔ اور (اللہ نے چاہا تو) ہم آگے ہی جائیں گے وہ ہمیں اپنے MESS میں چائے پلانے کے لئے لے گئے۔ وہاں ۵/۲ نوجوان ہنستے کھیلتے مصروف کار تھے۔ جب خاکسار نے ایک نظم پیش کی اور اس میں یہ بند پڑھا عنوان (دین حق) کا کارواں)

یہ پھولتا پھلتا رہے — بڑھتا رہے پلتا رہے
دشمن کے سینے پر سدا — یہ مونگ ہی دلتا رہے
یہ کارواں چلتا رہے۔

تو سب جوانوں نے اپنے اپنے انداز میں دل کھول کر داد دی۔ ان میں سے بعض نے تو دشمن کے سینے پہ سدا۔ یہ مونگ ہی دلتا رہے بار بار دہرایا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مفتوحہ علاقے کا چپہ چپہ دل میں نور یقین پیدا کرتا اور وہاں کا ہر سپاہی قرون اولیٰ کی جنگی فتوحات کا غازی دکھائی دیتا ہے۔ تباہ شدہ ٹینک، بم زدہ لاریاں۔ بکھرا ہوا سازو سامان میجروں اور کپتانوں کی لاشیں یہ سب کچھ دیکھا اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ دیکھا۔ لیکن جیسا کہ میں شروع میں کہہ چکا ہوں میں وہاں دیکھنے کچھ نہیں گیا تھا فاتح فوجی بھائیوں سے مل کر اپنے

باقی صفحہ ۵ پر

چھ ستمبر

غیر جب جور و ستم کی داستاں ہوتے گئے
ہم بھی تقدیرِ امم کے راز داں ہوتے گئے

جب دفاعِ ارضِ پاکستان کی دعوت ملی
حُبِّ ملک و قوم کے جذبے جواں ہوتے گئے

ہو گئے سب شاعر و فنکار مصروفِ عمل
اور ہر پیر و جواں کے ترجماں ہوتے گئے

تھی تو ہر اک گام پر مایوس کُن مشکل مگر
تیری نصرت کے سہارے کامراں ہوتے گئے

جاں فروشانِ وطن ہر اک محاذِ جنگ پر
یوں لڑے دشمن کے حربے رائیگاں ہوتے گئے

کچھ تری حفظ و اماں میں غازیوں سے آملے
کچھ حریفِ موت بن کر جاوداں ہوتے گئے

چھ ستمبر کی نمودِ صبح تھی معیارِ خُلق
دشمنِ حق کے ارادے صاف عیاں ہوتے گئے

امنِ عالم کے عزائم کا بھرم کُھلتا گیا
بھارتی لیڈر کے لب بھی خونچکاں ہوتے گئے

دشمنِ عیّار کے ناپاک ارادے دیکھ کر
چاند تارہ مظہرِ برقِ تپاں ہوتے گئے

آج ہر اک اہلِ دل کو فخر ہے ان پر نسیم
جن کے دل گردے شجاعت کی زباں ہوتے گئے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھارت کے جارحانہ حملہ کا مُنہ توڑ جواب دیا جائے گا

پاکستان حق پر ہے اور فتح حق ہی کی ہو گی

ریڈیو پر قوم سے فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کا خطاب

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنگ شروع ہونے کے فوراً بعد ریڈیو پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کی مقدس سرزمین پر بھارت کے جارحانہ حملے کا ذکر کیا اور اعلان فرمایا کہ بھارت کے جارحانہ حملہ کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا اور اس کے ناپاک عزائم کو کچل کر رکھ دیا جائے گا۔ آپ نے کہا پاکستان حق پر ہے۔ فتح حق ہی کی ہو گی۔

آپ نے قوم سے کہا کہ وہ پوری طرح متحد اور یک جان ہو کر بھارت کے چیلنج کا جواب دے اور دشمن کے دانت کھٹے کر کے اس کے کئے کا مزا چکھانے کے لئے میدان میں آجائے۔ آپ نے فرمایا بھارت کو ابھی احساس نہیں ہے کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔ ہم کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارے دس کروڑ باشندے یک جان ہو کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور آزمائش کے اس وقت میں اپنی پوری قوت اور وسائل کام میں لا کر دشمن پر ایسی کاری ضرب لگائیں کہ اس کے ناپاک عزائم کا قلع قمع ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ ہماری فوجیں دشمن کے حملہ کا منہ توڑ جواب دینے کی پوری طاقت اور اہلیت رکھتی ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کریں گی اور وطن عزیز کا دفاع کرنے میں اپنی قوت و اہلیت کا پورا پورا مظاہرہ کریں گی اور دشمن کو جس نے پاکستان کو آج تک دل سے تسلیم نہیں کیا ہے اس کی مقدس سرزمین کے ایک انچ پر بھی پاؤں جمانے نہیں دیں گی۔ ہماری فوجیں دشمن کو ختم کرنے میں کامیاب ہوں گی۔ آپ نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ میرے ہم وطنو! آگے بڑھو اور دشمن کا مقابلہ کرو اور اسے اس کے عزائم میں ناکام بناؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہے اس لئے تم ہی فتح یاب ہو گے۔

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۵ء)

پہلے یوم دفاع پاکستان کے موقعہ پر

صدر محمد ایوب خان کا پیغام

مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۶۶ء کو پہلا یوم دفاع پاکستان منایا گیا۔ اس موقعہ پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے قوم کے نام جو پیغام دیا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

"آج ہم اپنے عوام کے مجاہدانہ عزم کی یاد میں یوم دفاع پاکستان منا رہے ہیں جس کا مظاہرہ اس جارحانہ حملہ کے وقت ہوا جو کسی اشتعال کے بغیر ہم پر کیا گیا تھا۔

۶ ستمبر کا دن ہماری تاریخ کے اوراق میں اپنی آزادی کے تحفظ و بقا کی جہد مسلسل کے اعلیٰ ترین لمحات کی حیثیت رکھتا ہے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ایک نئی قوم امن و انصاف کا پرچم لئے افق عالم پر نمودار ہوئی اور ۱۸ سال بعد ۶ ستمبر کو مخصوص نظریات کی حامل اس قوم نے جارحیت کی طاغوتی طاقتوں کے سنگین ترین چیلنج کا بڑی کامیابی سے مقابلہ کیا۔

اس مدت کے دوران پاکستان نے دوبارہ اپنے آپ کو پا لیا۔ اس نے اپنی انفرادیت اور مستقبل کو ڈھونڈ لیا۔ اس وقت ہر شخص اور ہر فرد نے انتھک کام کیا۔ پوری قوم ایک چٹان بن کر کھڑی ہو گئی اور دس کروڑ عوام کے دل سیاسی اور سماجی امتیازات سے بالا ہو کر ایک ہی نہج پر دھڑکنے لگے آزمائش کی اس گھڑی میں قوم نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور اس نے حب الوطنی ایثار و قربانی اور یقین محکم کی نئی بلندیوں کو چھو لیا۔

ہم اپنی آزادی پر کئے گئے اس حملہ کا مقابلہ کرنے میں اس لئے کامیاب رہے کہ ہم نے اپنے معمولی نوعیت کے نجی اختلافات کی بساط عظیم تر قومی وقار کی خاطر الٹ دی۔ مزید برآں ہمارا مقصد منصفانہ اور جائز تھا ہم اپنے نظریات پر جمے رہنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ حق و صداقت کی راہ سے نہ تو ہم ہٹیں گے اور نہ ہمارے پائے استقامت میں لغزش آئے گی۔

ہمارے سپاہی ہوا باز اور جہازی بے مثال بہادری اور دلیری سے لڑے اور انہوں نے پوری قوم سے خراج تحسین وصول کیا۔ افسروں نے اپنے جوانوں کے شانہ بشانہ جنگ کی اور وطن عزیز کے دفاع کی خاطر جام شہادت نوش کر کے آنے والی نسلوں کے لئے ایک مثال قائم کر گئے۔ اس تقریب کے موقعہ پر ہمارے دل ان شہیدوں کے ساتھ ہیں جن کی بلند پایہ قربانیوں نے ہماری آزادی کا تحفظ کیا۔ آج کے دن میں ان دوست ملکوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے آڑے وقت میں ہماری مدد کی۔ اگرچہ ان کی امداد بڑی قیمتی اور بروقت تھی۔ لیکن ان کی ہمدردی اور پرجوش تعاون کی بدولت بھی ہمیں دشمن کا مقابلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔ میں اپنی اور قوم کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان ان کی امداد اور ان کی ہمدردی کا حق ادا کرے گا۔

ہم سب کو خداوند قدوس کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ اس نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنے منصفانہ مقصد کے لئے لڑنے کی طاقت و ہمت دی اور اپنے عزیز اصولوں اور اپنی روایات کے مطابق زندگی گذارنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(الفضل ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

بقیہ: صـ۴ سے آگے

دل میں یقین کی مشعلیں جلانے کیا تھا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ کامیاب و کامران واپس آیا۔ وفد کے سربراہ مکرم و محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مدیر الفرقان تھے اور یہ وفد خاکسار کے علاوہ مکرم و محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی نائب مدیر الفضل اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر پر مشتمل تھا۔

(ماخوذ تحریک جدید دسمبر ۶۵ء)

مادرِ وطن کے پاؤں تلے جنت ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث)

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ... اپنے وطن سے محبت کرنا جزوِ ایمان ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مادرِ وطن کے پاؤں تلے جنّت ہے۔ بعض لوگ یہ افواہیں بھی پھیلا رہے ہیں کہ ہم اس جنت کو چھوڑ کر کہیں باہر جانے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم مادرِ وطن کے پاؤں کی جنت سے باہر کیسے جائیں گے، جب کہ ہمارے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف یہ فرمایا ہے ...(اپنے وطن سے محبت کرنا جزوِ ایمان ہے) اور دوسری طرف یہ کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ مادرِ وطن کا جو محاورہ ہے، اس میں بڑی صداقت ہے جس طرح ماں کے پاؤں تلے جنّت ہے اسی طرح انسان مادرِ وطن میں اپنے لئے جنت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ آخر وطن ہے کیا چیز؟ وطن دُنیا کا ایک ایسا حصہ ہے جس میں انسانوں کا ایک گروہ بطور شہری کے بستا ہے۔ اس کا تعلق ایک تو انسان کے ساتھ وہ ہے جو انسان سمجھتا اور بنا لیتا ہے اور اس ملک میں بسنے والوں کے ساتھ اُس ملک کا ایک تعلق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ہم نے زمین و آسمان اور اس کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مثلاً مجھے اور آپ کو جو پاکستان کے شہری ہیں، ان کو پاکستان کے متعلق اور وہ دوست جو مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہیں اور ہماری بیرونی جماعتوں کے نمائندے ہیں اُن کو ان کے ملکوں کے متعلق یہ کہا کہ تمہارے ملک کی ہر چیز تمہاری خادم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی ہر شے کو حکم دیا ہے کہ وہ انسان کی خدمت کرے۔ جس طرح ماں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے بچے کو پالے اور اس کی خدمت کرے اسی طرح

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہد اعظمی

اپنے مقدّس وطن کا دفاع

پاکستان کا یوم دفاع مناتے ہوئے ہمیں ان معروضی حالات کا جائزہ لینے کی بھی اشد ضرورت ہے جن کی وجہ سے پاکستان کا عظیم ملک دو نیم ہوگیا۔ اور یہ سب کچھ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء کے صرف ۶ سال بعد رونما ہوا۔ جو قومیں محض اپنی کامیابیوں پر فخر کرتی ہیں اور اپنی فروگذاشتوں سے صرف نظر کرکے آگے گذر جاتی ہیں تاریخ بھی ان سے اغماض برتتی ہے اور انہیں ہرگز توجہ کے لائق نہیں سمجھتی۔

ہمیں ۶ ستمبر کو اپنا یوم دفاع منانے کے ساتھ ساتھ اپنی کوتاہیوں پر بھی نظر رکھنی چاہیئے اور ان کا فوری ازالہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اسلام جہاں اپنے ماننے والوں کو جنگ کی تیاری کی طرف بڑے بلیغ انداز میں توجہ دلاتا ہے۔ وہاں آپس میں بھائی چارے اور اخوت کے قیام پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ سرحدوں کے دفاع کی طرف قرآن کریم ان الفاظ میں توجہ دلاتا ہے ... "اور (اے مسلمانو! چاہیئے کہ) تم ان (لڑنے والوں) کے لئے جس حد تک ممکن ہو اپنی طاقتیں جمع کرو (ملکی انتظام کے ذریعہ سے بھی) اور سرحدوں پر چھاؤنیاں بنانے کے ذریعہ سے بھی ان (چھاؤنیوں) کے ذریعہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ڈراتے ہو اور ان کے سوا اور (دشمنوں) کو بھی جو ان سرحدی (دشمنوں) کے پیچھے ہیں۔" (انفال آیت: ۶۱)

مندرجہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام اپنے متبعین کو ہر وقت ملکی سرحدوں کے دفاع کے لئے تیار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ یاد رہے کہ اسلام نہ صرف سرحدوں کی مضبوطی اور اسلحے کی ترسیل کی طرف توجہ دلاتا ہے بلکہ ملک کے اندر نظم و نسق کے قیام کو بھی بے حد اہمیت دیتا ہے۔ جس قوم میں فکری ہم آہنگی نہ ہو آپس کے لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے داخلی امن درہم برہم ہو وہ قوم مضبوط دفاعی قوت موجود ہونے کے باوجود بھی جنگ سے مطلوبہ نتائج برآمد کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ اس کی نسبت داخلی امن اور استحکام کی حامل قوم کمزور دفاعی قوت رکھنے کے باوجود مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں کامیاب رہتی ہے ہمیں ہمیشہ یہ نکتہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ آخر کیا وجہ تھی کہ قرونِ اولیٰ میں مسلمان کفار کی نسبت بہت کم دفاعی قوت رکھنے کے باوجود کامیاب ہوتے رہے اور ہمیشہ کفار کے کثیر لشکر کو انتہائی قلیل لشکر کی مدد سے شکست دیتے رہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ وہ ملک کی داخلی صورتِ حال کی طرف سے ہمیشہ مطمئن رہتے تھے۔ اور اسلامی بھائی چارے کے فروغ کے لئے اپنی توانائیاں صرف کرتے تھے۔ صحیح اسلامی معاشرہ وہ ہوتا ہے جو قرآن کریم کے مقرر کردہ اس ضابطے کا پابند ہوتا ہے۔ "یعنی محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں لیکن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت ملاطفت کرنے والے ہیں۔ (الفتح)

جس ملک کے سربراہ اپنے عوام کی سرکوبی کے لئے ہمہ وقت مصروف رہیں اور دشمنوں کے ساتھ صلح جوئی کا رویہ اختیار کریں اس ملک پر دشمن کے حملے کی صورت میں حکمرانوں اور عوام کا رابطہ ختم ہوجاتا ہے۔ اور فوج عوام کی حمایت سے محروم ہو کر بددل ہوجاتی ہے۔ آجکل کی جدید طرزِ جنگ میں تو خاص طور پر عوام کی حمایت کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کسی ملک کی فوج بھی [illegible] کے بغیر نہیں لڑ سکتی۔ اور لائن آف کمیونیکیشن عوام ہی مہیا کرتے ہیں۔ اگر محاذ پر جاتے ہوئے فوجی عوامی حمایت سے محروم ہو جائیں اور ان کے راشن اور اسلحہ کی ترسیل میں رکاوٹ ڈالی جاتی رہے تو اس صورت میں طاقتور سے طاقتور ترین فوج کا لڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس لئے فوج کو محاذِ جنگ پر کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معاشرے میں اخوت ہو مواسات ہو، مودّت ہو، رافت ہو یکجہتی ہو، مختلف عقائد اور زبانوں کے باوجود اتحاد ہو۔ حکمرانوں اور عوام کے درمیان بُعد نہ ہو۔ وردی والوں اور غیر وردی والوں کے درمیان مغائرت نہ ہو۔ کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو معاشرے کے مختلف طبقات میں حقوق کی تقسیم کے معاملے میں تفریق نہ اختیار کی جاتی ہو۔ کوئی طبقہ بھی کسی بھی لحاظ سے احساسِ محرومی کا شکار نہ ہو۔ قوم و ملک کی خاطر قربانی دینے والوں کے بچوں کی بلا لحاظ زبان و عقیدہ بہت اچھی طرح نگہداشت کی جائے اور انہیں احترام کی نظر سے دیکھا جائے۔ اگر یہ معاشرہ وجود میں آجائے تو دنیا کی کوئی فوج بھی اسے شکست نہیں دے سکتی۔ دشمن ہمارے درمیان پھوٹ ڈال کر ہماری یکجہتی کو پارہ پارہ کرکے ہمیں شکست پر شکست دینا چاہتا ہے۔ وہ ہماری صفوں میں دراڑیں ڈال کر ہم سے حب الوطنی چھین لینا چاہتا ہے تاکہ ہمیں ملک و قوم کے مستقبل کے بارے میں مایوس اور بددل کردے۔ یہ پاکستان کے عوام اور پاکستان کی بہادر افواج کی ذمہ داری ہے کہ وہ دشمن کی ان چالوں سے ہوشیار رہیں اور ہرگز کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کریں جس کے نتیجے میں مختلف طبقات میں منافرت پھیلے۔ مذہبی، لسانی، صوبائی اور گروہی تعصبات کی حوصلہ شکنی کی جائے اگر اس طرف توجہ نہ دی گئی تو آئندہ کسی جنگ میں خدانخواستہ ہماری لائن آف کمیونیکیشن ٹوٹ بھی سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ تشتت اور افتراق سے بچنے والی قوموں کی پشت پر ہوتا ہے ورنہ دوسرے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان کو یکجا سمجھتے ہو حالانکہ وہ آپس میں باہم سر پھٹول میں مصروف رہتے ہیں۔ اور ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم تعصبات سے پاک معاشرہ قائم کرسکیں۔ اسی صورت ہم اپنی آئندہ نسلوں کو امن و سلامتی وراثت میں دے سکتے ہیں اور ملک کو بڑی سے بڑی طاقت کے حملے سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے ملک کو حفاظت سے رکھے اور خدا کرے کہ یہ ملک جسے لاکھوں افراد کی قربانیوں کے ذریعے وجود میں لایا گیا ہے داخلی اور خارجی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ و مصئون رہے۔

بقیہ: ص ۳ سے آگے

کا ایک نہایت اہم فرمان ہدیۂ قارئین کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء کو پاکستانی نونہالوں اور بالخصوص احمدی نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علوّ حوصلہ سے قدم مارو، قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اوّل بھی ہوتی ہے، منزلِ دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوتی۔ ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری منزل وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے۔ وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اُس سے حاصل کرتے ہیں جو کسی خدمت کی صحیح داد دے سکتا ہے۔

پس اے (-) نوجوانو (-) بہادر سپاہیو! ملک کی امیدوں کے مرکزو! قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا۔ تمہارا دین۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں۔"

(خطبۂ صدارت تعلیم الاسلام کالج لاہور بموقعہ تقسیم اسناد "الفضل" ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء)

اس یوم دفاع پاکستان نمبر کی تیاری میں ادارہ الفضل کے مکرم مرزا محمد اقبال صاحب نے خصوصی کاوش کی ہے۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس محبت میں سب سے پیش پیش ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وطن ہم سے کیا سلوک کرے ہم بہرحال اس وطن کے لئے ہر خطرے میں... سب سے آگے کھڑے ہوں گے۔ ہر وہ تیر جو اس وطن کی طرف چلایا جائے گا۔ احمدیوں کی چھاتیاں سب سے آگے ہوں گی ان تیروں کو لینے کے لئے۔ اس لئے کسی رنگ میں بھی احمدی نوجوان کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا جس کے نتیجہ میں وطن کے سکون اور امن کی فضا کسی رنگ میں بھی خراب ہو۔"

(الفضل ۲۸ جون ۱۹۸۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا:۔ مکرم محمد نواز صاحب مومن سابق کارکن دفتر الفضل بوجہ السر معدہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم حبیب احمد بھٹی چیانوالی ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی حبیبہ سلطان بچی کی پیدائش کے بعد زچگی میں شدید بیمار ہے۔

○ مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی بیگم صاحبہ کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب انکی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کریں

سانحہ ارتحال:۔ مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۹۱ء بوقت ۸ بجے صبح محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد لطیف بیگ صاحب پتوکی ضلع قصور بعمر ۵۰ سال دل کی تکلیف سے وفات پاگئیں شام کو ۵ بجے نماز جنازہ پڑھی گئی۔

○ محترمہ حیات بیگم صاحبہ زوجہ مکرم احمد یار صاحب مورخہ ۲۸ اگست ۹۱ء کو وفات پاگئیں۔ موصوفہ مکرم میر عبدالمجید صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سیرالیون کی خوشدامن تھیں۔

محترمہ سردار بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری خدا بخش گھمن صاحب سکنہ چک ۱۲/ T.D.A ضلع لیہ مورخہ ۲۸ اگست کو صبح پانچ بجے بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ جنازہ رات گیارہ بجے ربوہ لایا گیا۔ جہاں اگلے دن صبح نو بجے بیت المہدی میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مجید احمد صاحب صدر محلہ فیکٹری ایریا نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اعلان ولادت: مکرم محمد عثمان صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم نائیجیریا کو ۱۶ جولائی ۹۱ء کو اللہ تعالیٰ نے بچی عطا فرمائی ہے۔ عزیزہ وقف نو میں پہلے سے شامل ہے

○ مکرمہ امتہ السمیع صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے چھوٹے بھائی مکرم حلیم محمد صاحب چوہدری بینک آف امریکہ لاہور کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام لبنیٰ حلیم عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم فقیر محمد صاحب کی پوتی اور مکرم حفیظ اللہ بٹ صاحب کی نواسی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو نومولودہ کو نیک، خادمہ دین قرۃ العین بنائے۔

تقریب شادی: مکرم نوید احمد ملک صاحب ابن مکرم کیپٹن رشید احمد صاحب ملک کا نکاح ہمراہ عزیزہ ثروت لیسین صاحبہ بنت مکرم محمد لیسین صاحب بعوض بارہ ہزار یو ایس ڈالرز حق مہر پر مکرم عبدالسلام صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۱ء بروز پیر بعد نماز مغرب مرکزِ نماز ماڈل کالونی میں پڑھا ۳۰ جولائی کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے دن دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں

اعلان نکاح: عزیزہ روبینہ فرحت بنت چوہدری محمود احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر واپڈا لاہور کا نکاح مکرم کاشف احمد صاحب منیر ابن ڈاکٹر منیر احمد صاحب عابد آف آسٹریلیا کے ساتھ بعوض بیس ہزار (۲۰،۰۰۰) آسٹریلین ڈالر حق مہر ۲۸ جون ۹۱ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد صاحب محمود مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

تبدیلی نام: میرے بیٹے کا نام پہلے فضل احمد فضل تھا۔ اب میں نے اس کا نام فضل احمد آفاقی رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

چوہدری محمد اکبر آفاقی ۲/۶ دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ: ص۵ سے آگے

ملک کو حکم دیا مثلاً ہمارے اس ملک پاکستان کی ان پہاڑیوں کو بھی اور مٹی کے جن اجزاء سے یہ اینٹیں بنی ہیں اُن کو بھی، ان درختوں کو بھی اور جو غذا یہ درخت لے رہے ہیں اُسے بھی، علیٰ ہذا القیاس ہر چیز کو خدا نے حکم دیا ہے کہ وہ اس کے بندے کی خدمت کرے اور اس نے اپنے بندے کو یہ کہا کہ دیکھو! تمہارے لئے خادم میں نے پیدا کر دیئے ہیں، لیکن ان کی خدمت پر ایک شرط بھی لگا دی ہے۔ فرمایا ان چیزوں کو صرف یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ خدا کے بندوں کی خدمت کریں بلکہ یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ اگر لوگ خدمت لیں تو خدمت کرنا ورنہ نہ کرنا۔ فرمایا: (-) کہ انسان جتنی کوشش کرے گا، اپنے خادموں سے جتنی خدمت لے گا اتنی ہی وہ خدمت کریں گے۔ پاکستان ہمارا وطن ہے۔ اس میں بسنے والے احمدیوں کا یہ وطن ہے۔ اس وطن میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا مرکز بنایا ہے۔ اس ملک میں بسنے والوں کا ایک فیصد یا نصف فیصد یا چوتھائی فیصد یا اس سے بھی کم ایسا ہے جس میں شرافت نہیں ان کے کہنے سے ہمارا مرکز کسی اور ملک میں نہیں جائے گا۔ جس قدر چاہیں وہ افواہیں پھیلاتے رہیں، ہمارا یہ ملک ہے۔ جس طرح ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نوسو ننانوے پاکستانی شریف شہریوں کا یہ ملک ہے، اسی طرح احمدیوں کا بھی یہی ملک ہے۔ ہم نے بھی اسی ملک میں رہنا ہے اور اس ملک نے ہماری اسی طرح خدمت کرنی ہے جس طرح ماں اپنے بچے کی خدمت کر رہی ہوتی ہے۔ خدا نے ماں کو کہا کہ بچے کو دودھ پلا اور بچے کے کان میں یہ پھونکا کہ روئے گا تو ماں کی چھاتیوں میں دودھ اُترے گا ورنہ نہیں اُترے گا، ہم نے اس ملک سے خدمت لینی ہے، ہم نے اس ملک سے اس طرح خدمت لینی ہے کہ پاکستان جو ہمارا پیارا ملک ہے، وہ دنیا کے معزز ترین ممالک میں شمار ہونے لگے۔ (الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۷۶ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۲۷ میں کریم بی بی بیوہ چوہدری فضل احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ۵/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱ ایسے وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) حق مہر -/۲۰۰ روپے وصول شدہ (۲) طلائی ڈنڈیاں سوا تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے۔ (۳) ترکہ خاوند ایک مکان برقبہ ایک کنال مالیتی -/۸۰۰۰۰ روپے کا شرعی حصہ ۱/۸ مالیتی دس ہزار روپے اسوقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ کریم بی بی بیوہ چوہدری فضل احمد ۵/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمود احمد عارف ولد چوہدری رحمت اللہ صاحب ۵/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مختار احمد ٹھیکیدار ۱/۱ دارالعلوم شرقی ربوہ پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۲۸ میں امان اللہ خالد ولد محمد یار قوم چدھڑ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۶/۷ دارالعلوم غربی و ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر دھڑ کی بازی لگانے کے وقت احمدی سب سے آگے ہوتے ہیں

دنیا کے ہر احمدی کو چاہیئے کہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"لوگ تو اس ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن آپ ان کوششوں کی راہ میں روک بن جائیں اور حب الوطنی کے گیت گائیں اور ساری قوم کو سمجھائیں کہ ان لوگوں کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں اپنے پاؤں پہ کلہاڑی کیوں مارتے ہو۔ حب الوطنی کے جذبہ کو زخمی نہ ہونے دو۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو یہ جہاد بھی کرنا چاہیئے کہ پاکستان میں حب الوطنی کے احساس کو نمایاں کیا جائے اور بیدار کیا جائے اور ہر قسم کے ایسے خیالات جو پاکستان کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں ان کے خلاف کوشش کرنا بھی جماعت احمدیہ کا کام ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا:۔

"اگر دعائیں اس کوشش کو تقویت دیں تو پھر یقیناً آپ کو کامیابی نصیب ہوگی اور میں امید رکھتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ سلامت رکھے کیونکہ یہ ملک دین کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ واحد ملک ہے۔ اس لئے اگر اس مقدس نام سے پیار اور محبت ہے تو پھر دنیا کے ہر احمدی کو چاہیئے کہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو ناکام کر دے"۔

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۸۶ء)۔

روزنامہ جنگ لندن کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے احمدی فوجی افسران کا ذکر آپ نے یوں فرمایا:۔

"مجھے آپ یہ بتائیے کبھی ان سے کسی نے کیوں نہیں پوچھا کہ جب جنگیں ہندوستان پاکستان کی ہوئی ہیں تو سرفہرست کون سے ہیرو تھے جو پاکستان کے دفاع میں عظیم الشان جرنیلوں کے طور پر ابھرے ہیں۔ وطن کی خاطر جان قربان کرنے والوں میں جن کے نام لکھے ہوئے ہیں جن کو تمغے ملے ہوئے ہیں۔ جنرل اختر ملک کا نام ایک عظیم جرنیل کے طور پر ساری دنیا میں شہرت پاگیا۔ کشمیر کے محاذ میں انہوں نے ہندوستان کو رگیدا ہے۔ پھر چونڈہ کے محاذ پر ہیرو عبدالعلی ملک تھے۔ پھر سندھ میں رن کچھ کے علاقے میں بریگیڈیئر افتخار تھے۔ یہ سارے احمدی ہیں۔ اچھے بددیانت لوگ ہیں!! کہ جب جان کی بازی لگانے سر دھڑ کی بازی لگانے کا وقت آیا تو سب سے آگے ہوتے ہیں۔

بہت سے جرنیل تھے ان میں احمدیوں کی تعداد جرنیلوں کی، تھوڑی ہے۔ لیکن کیسا اتفاق ہوا کہ جتنے تھے سارے چمک اٹھے۔ ان کے دل میں جذبے تھے اور وطن سے محبت کرنے والے تھے"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۷ ستمبر ۱۹۸۸ء)

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے فرمایا
"ہمیں قوم کی حیثیت سے ایک ہو کر رہنا چاہیئے پرانی کہاوت ہے کہ اتحاد میں قوت ہے۔ اتحاد میں فتح ہے اور اختلاف میں شکست"۔ (لیکچر پشاور)

ملکی خبریں

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا ہے کہ قومی خوشحالی اور ترقی کا سفر پوری توجہ اور جرأت سے جاری رکھا جائے گا۔ وزیراعظم نے خضدار ریڈیو کے ٹرانسمٹر کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے۔ یہاں سڑکوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔

○ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ستمبر سے دسمبر تک پاک بھارت جنگ کا خطرہ ہے۔ انہوں نے گوجرانوالہ میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت کو ملاؤں نے یرغمال بنا رکھا ہے۔

○ حکومت پاکستان نے بلوچستان اسمبلی کے دو ارکان سندھ کے ایک سابق وزیر اور ایک ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت کے خلاف ہیروئن کی سمگلنگ کے الزام میں وسیع پیمانے پر تحقیقات شروع کر دی ہے۔

○ ملک میں آئندہ چند روز میں حکومت سے باہر ایک نئے سیاسی اتحاد کا وجود یقینی ہوگیا ہے۔

بقیہ صک سے آگے

کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امان اللہ خالد ولد محمد یار ۲/۶ دارالعلوم غربی ربوہ ۵۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رشید احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۶۷۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ مجیب احمد طاہر وصیت نمبر ۲۶۳۸۲

پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر تیار کردہ
سپر ایشیا واشنگ مشین
مکمل پلاسٹک باڈی۔ شاک سے محفوظ
حسن ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ ۔ ربوہ
فون: ۶۵۴

لاہور میں لیزر پر اردو خط نستعلیق اور نسخ میں کمپوزنگ کرنیوالا سب سے پرانا ادارہ
آپ کا اپنا
سلور لنگ کمپوزنگ سنٹر

کتب، میگزین، رسالہ جات و دیگر مسوداجات کی اردو اور انگلش کمپیوٹرائز کمپوزنگ بارعایت اور اعلیٰ کوالٹی میں نیز وزیٹنگ کارڈ، لیٹر ہیڈ اور ہر قسم کی پرنٹنگ کے لئے تشریف لائیں۔
کمپیوٹر پروگرامنگ کی کلاسز صبح و شام
پابندیٔ وقت ہمارا نصب العین
رضیہ محل نمبر ۲ رائل پارک لاہور فون نمبر ۸۶۹۸۸۷
Concept Advertisers

قدرت ثانیہ کے مظہر اول کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مرد اولاد ، نرینہ اولاد سے محروم
ام اٹھراء ، بچوں کا سوکھا پن
گوجرانوالہ فون ۷۳۸۴۴/۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱، ربوہ فون ۹۰۶-۰۴۵۲۴
لاہور ۔ اسلام آباد ۔ قلعہ کالر والہ ۔ ملتان ۔ کراچی